9اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

سبے سنگھ اور دیگر

بنام

کنہیا اور دیگران

(اے کے سرکار،ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ جسٹسز۔)

کسٹم – پنجاب کے ضلع روہتک کی تحصیل جھجر میں آباؤ اجداد کی زرعی اراضی – اسے غور کے لیے منتقل کرنے کا جاٹ کا غیر محدود اختیار – بیٹے یا واپسی کے وارثوں کا اسے الگ کرنے کا کوئی حق نہیں جب تک کہ لین دین غیر اخلاقی مقاصد کے لیے نہ ہو – بے بیٹے اور مالک کے درمیان کوئی فرق نہیں – اس عدالت نے طویل عرصے تک فیصلہ پر عمل نہیں کیا، اسے نظر انداز کر دیا۔

پنجاب کے ضلع روہتک کی تحصیل جھجر میں آبائی زرعی زمین رکھنے والے جاٹ کے پاس رواج کے مطابق اسے غور کے لیے منتقل کرنے کا اختیار ہے۔اس طرح کی منتقلی اس کے بیٹے یا دیگر واپسی کے وارث کے کہنے پر الگ کرنے کے لیے ذمہ دار نہیں ہے جب تک کہ فروخت غیر اخلاقی مقاصد کے لیے نہ ہو۔

عدالتوں نے جوزف کے رواج قانون دستی میں مشاہدے کے باوجود بیٹے پیدا کرنے والے مالک میں اس طرح کے اختیار کو مستقل طور پر تسلیم کیا ہے کہ" کیا بیٹوں کے ساتھ مالک کے پاس ایک ہی اختیار ہے" ایک زیادہ مشکوک معاملہ ہے، اور اس اختیار کو اب تسلیم کیا جانا چاہیے۔

اس دلیل کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے کہ بیٹے کا وجود اس طاقت کو متاثر نہیں کرتا ہے کیونکہ جہاں موجود ہے وہاں الگ تھلگ کرنے کی طاقت پر پابندی، ذکری نسل پر مبنی ہے۔

بڈال بمقابلہ کرپارام، 76پی آر1914، کی پیروی نہیں کی گئی۔

تیلگو بنام چنی، 231پی ایل آر1913، گیانی بنام ٹیک چند،(1923) آئی ایل آر 4لاہور۔ ,111 بہاری اور دیگر۔بنام بھولا اور دیگر،(1933) آئی ایل آر 14 لاہور600،عبدل رفیع خان بنام لکشمی چند،(1935) آئی ایل آر 16 لاہور۔ ,505رام دت بنام خوشی رام، اے آئی آر(1935) لاہور692، پہلاد سنگھ بنام سکھ دیو سنگھ، اے آئی آر(1938) لاہور524، سوہن لال بنام رتّی رام، باقاعدہ دوسری اپیل نمبر136/43۔(غیر رپورٹ شدہ)، پنجاب۔ہائی کورٹ، سورج مل بنام برجو، سول ریگولر سیکنڈ اپیل نمبر 693

آف 1952 ۔(غیر رپورٹ شدہ)، پنجاب۔ایچ سی شیوجی بنام فجر علی خان، 230 پی ایل آر 1913 اور گجر بنام شام داس، 107 پی آر 1887 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر311۔

1953 کی باقاعدہ پہلی اپیل نمبر 190 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 7 فروری 1960 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

شیو چرن سنگھ اور جناردن شرما، اپیل گزاروں کی طرف سے۔

جواب دہندگان نمبر 1 سے 3 کے لیے اچرو رام اور برجبنس کشور۔

.1963 9 اپریل۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سرکار۔جے—اپیل گزار امید سنگھ کے بیٹے ہیں، جو اس اپیل میں مدعا علیہان میں سے ایک ہیں۔انہوں نے ایک اعلانیہ فرمان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ ان کے والد امید سنگھ کی طرف سے کچھ زمینوں کی فروخت ان کے اور دیگر منحرف وارثوں کے خلاف کالعدم تھی۔مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان باپ سے زمینوں کے خریدار ہوتے ہیں۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ یہ زمینیں آبائی ہیں اور یہ کہ فریقین روہتک ضلع کی تحصیل جھجر کے جاٹ ہیں۔واحد سوال یہ ہے کہ پنجاب کے ضلع روہتک کی تحصیل جھجر میں زرعی آبائی زمین رکھنے والے جاٹ کو غور کے لیے منتقل کرنے کا مفت اختیار دینے کا رواج موجود ہے۔

ٹرائل کورٹ اور پنجاب کی ہائی کورٹ نے پہلی اپیل میں فیصلہ دیا کہ اس طرح کا روایتی اختیار موجود ہے۔درحقیقت، ان بڑی تعداد میں فیصلوں کے پیش نظر جن میں یہ مستقل طور پر قرار دیا گیا ہے کہ کسی مالک کی طرف سے آبائی زمین کی فروخت یا رہن اس کے بیٹوں یا دیگر منحرف وارثوں کے کہنے پر الگ کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے، جب تک کہ لین دین غیر اخلاقی مقاصد کے لیے نہ ہو، کوئی اور نظریہ اختیار کرنا ناممکن ہے۔

ہمیں ایک درجن سے زیادہ مقدمات کا حوالہ دیا گیا اور ہمیں یقین ہے کہ مزید بھی ہیں۔ان میں سے سب سے پہلے کا فیصلہ 1913 میں اور تازہ ترین 1956 میں کیا گیا تھا۔سوائے ایک معاملے کے جس کا ہم بعد میں حوالہ دیں گے، کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ کسی ہولڈر کی طرف سے آبائی جائیداد کی فروخت یا رہن کے ذریعے منتقلی بیٹے یا واپسی کے وارث کے کہنے پر الگ رکھی جا سکتی ہے جب تک کہ لین دین غیر اخلاقی مقاصد کے لیے نہ ہو۔پیشکش اس قسم کا معاملہ نہیں ہے کیونکہ اگرچہ اپیل گزاروں نے الزام لگایا کہ

فروخت غیر اخلاقی مقاصد کے لیے کی گئی تھی لیکن پتہ چلا ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ ہم یہاں ان میں سے کچھ معاملات کا حوالہ دے سکتے ہیں: تیلگو بنام چنی (1)، گیانی بنام ٹیک چند (2)، بہاری بنام بھولا (1)، عبدل رفیع خان بنام لاشمی چند (2) رم دتی بنام خوشی کام (8)، پہلاد سنگھ بنام سکھدے سنگھ (4) سوہن لال بنام رتّی رام (5) اور سورج مل بنام برجو (5)۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ ان میں سے کوئی بھی مقدمہ جھجر تحصیل میں موجود رواج سے متعلق نہیں ہے اور اس لیے وہ ایسے حکام نہیں ہو سکتے جن پر موجودہ کیس کا فیصلہ کیا جا سکے۔ ہمیں سب سے پہلے یہ مشاہدہ کرنا ہوگا کہ یہ بیان پہلاد سنگھ بنام سکھ دیو سنگھ (4) کے معاملے کے لیے درست نہیں ہے، جو جھجر تحصیل میں رواج سے نمٹا گیا ہے۔ یہ اس معاملے میں ضلعی جج کے فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے جو اس معاملے میں نمائش ڈی 5 ہے۔ مزید برآں، ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے معاملات جن کا ہم نے پہلے حوالہ دیا ہے وہ اس رواج کے مطابق ہیں جس کے تحت ہولڈر کو آبائی جائیداد کو غور کے لیے منتقل کرنے کا غیر محدود حق دیا جاتا ہے، جیسا کہ روہتک کے پورے ضلع میں موجود ہے، مثال کے طور پر دیکھیں، تیلو بنام چونی (7) اور شیو جی بنام فجر علی خان (8)۔ یہ ضلع روہتک کے لیے رواج اول سے بھی ظاہر ہوتا ہے جو جوزف کے رواج قانون دستی، جلد میں درج ہے۔ XXIII صفحہ 50، جو 1909 کے تصفیے میں مرتب کیا گیا تھا کہ "غور و فکر کے لیے الگ تھلگ کرنے کی طاقت پنجاب کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع ہے"۔ اس سب کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ درج ذیل عدالتوں نے یہ فیصلہ دینے میں غلطی نہیں کی کہ ضلع روہتک کی تحصیل جھجر کے جاٹوں کے پاس غور کے لیے زمین منتقل کرنے کا غیر محدود اختیار تھا بشرطیکہ منتقلی غیر اخلاقی مقاصد کے لیے نہ ہو۔

اس کے بعد اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے دلیل دی کہ زیادہ تر مقدمات جن پر جواب دہندگان نے انحصار کیا وہ بے بیٹے ہولڈرز کے مقدمات تھے اور یہاں تک کہ اگر ان مقدمات کا صحیح فیصلہ کیا گیا تھا، جن میں ہولڈر کے بیٹے ہونے کی صورت میں غیر محدود طاقت کو تسلیم کیا گیا تھا وہ رواج ا کے اندراجات کے ذریعے جائز نہیں تھے اور ان کی پیروی نہیں کی جانی چاہیے۔

ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمیں رواج میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جو یہ ظاہر کرے کہ فیصلے جائز نہیں تھے۔ جوزف کے دستی میں کہا گیا ہے کہ "ایک بے بیٹا مالک کو اپنی جائیداد کو فروخت یا رہن کے ذریعے الگ کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے چاہے اس کی کوئی ضرورت ہی کیوں نہ ہو۔" یہ سچ ہے کہ وہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "کیا بیٹوں والے مالک کے پاس یکساں اختیارات ہیں، یہ ایک زیادہ مشکوک معاملہ ہے۔'' تاہم، اس کے باوجود، عدالتوں نے 1913 سے مستقل طور پر یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی ہولڈر کا اختیار، یہاں تک کہ جہاں اس کے بیٹے ہوں، آبائی جائیداد کو غور کے لیے الگ کرنے کا غیر محدود ہے۔ اب یہ ممکن نہیں ہے اور نہ ہی جوزف کے دستی میں ظاہر کردہ شک کی پتلی بنیاد پر ان فیصلوں سے طے شدہ قانون کو پریشان کرنا درست ہوگا۔ ٹپر ز اسٹیٹمنٹ آف کسٹمری لاء جلد 2 میں، جو ضلع روہتک سے متعلق ہے، صفحہ 178 پر کہا گیا ہے کہ "لوگوں کے لیے اپنی زمین بیچنا یا گروی رکھنا کافی عام ہے۔ فروخت کے معاملات میں، قبل از وقت چھوٹ کے حق کا مشاہدہ کیا جاتا ہے" (پیرا گراف 25)۔ یہ بیان بیٹے والے آدمی اور بیٹے کے بغیر آدمی کے معاملے میں کوئی فرق نہیں کرتا ہے۔ ہمیں رواج کے ریکارڈوں میں ایسا کچھ نہیں ملتا جس کی طرف ہماری توجہ اس نظریے کا جواز پیش کرنے کے لیے مبذول کرائی گئی ہو کہ آبائی جائیداد کے مالک کا بیٹا ہونے کا معاملہ اس سلسلے میں بغیر بیٹے کے مالک سے مختلف ہے۔ مزید برآں، یہ عجیب بات ہوگی اگر بیٹوں کے وجود سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ رواج سے نمٹنے والے بہت بڑی تعداد میں سے کسی میں بھی اس بات پر توجہ نہیں دی گئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر اچرو رام کی اس دلیل کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں اس کا وجود ہے

اس کو الگ کرنے کے اختیار پر پابندی ذکری نسل تھیوری پر مبنی ہے اور اس لیے بیٹے کے بغیر رکھنے والے اور بیٹے کے حامل کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔ گجرات بنام شام داس (1) دیکھیں۔

اب ہم واحد معاملے پر آتے ہیں جو ایک مختلف نظریہ اختیار کرتا ہے اور جس پر اپیل کنندہ نے فطری طور پر بہت زور دیا، یعنی بڈال بنام کرپارام (3)۔ یہ ایک بے بیٹا ہولڈر کا معاملہ تھا۔ یہ مانا گیا کہ روہتک ضلع کے جاٹوں میں آبائی جائیداد رکھنے والوں کے پاس اسے الگ کرنے کا کوئی لامحدود اختیار نہیں تھا۔ تاہم اس معاملے کی پیروی بعد کے کسی بھی فیصلے میں نہیں کی گئی ہے اور زیادہ تر معاملات میں اس کے اختیار کو چھوٹ دی گئی ہے۔ یہ کہ ہم سوچتے ہیں کہ وقت کے اس فاصلے پر ہمیں اس معاملے میں لیے گئے نقطہ نظر کو زندہ کرنے سے روکنے کے لیے کافی ہے۔ مزید برآں، جیسا کہ نشاندہی کی گئی تھی، یہ معاملہ سابقہ حکام کا حوالہ نہیں دیتا، مثال کے طور پر، تیلو بنام چونی (1)۔ واحد اختیار جس کا یہ حوالہ دیتا ہے وہ ٹپر کا روایتی دستی ہے، لیکن جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اسے کافی اختیار کے طور پر قبول نہیں کیا گیا تھا کیونکہ تعارف میں ٹپر نے کہا تھا (پی 173) کہ مسٹر پرسر جس نے اسے وہ کاغذ دیا جس سے اس نے اپنا ریکارڈ تیار کیا تھا "اس بات پر غور نہیں کیا کہ اس پر مشکوک نکات پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے"۔ یہ شاید ہی کوئی وجہ ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا کہ روایتی طاقت مشکوک تھی۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بڈال بنام کرپارام (2) کا فیصلہ تسلی بخش نہیں تھا۔

اس معاملے کے اس نقطہ نظر میں ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل ماتحت جج اور ہائی کورٹ صحیح نتیجے پر پہنچے کہ جھجر تحصیل میں ایک جاٹ ہولڈر کو اپنی آبائی زمین کو غور کے لیے الگ کرنے کا غیر محدود اختیار حاصل تھا۔

اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document